بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ　　　　نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیمِ　　　　وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

سچ آکھیاں بھانبھڑ مچداے

جناب حبیب اللہ ورک صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اُمید ہے آپ سب بخیر وعافیت ہونگے آمین۔ خاکسار نے آپکے بھیجے ہوئے مضمون ''سیدنا محمود کے دعویٰ مصلح موعود کی صداقت'' کا نہ صرف مفصل اور مدلل جواب لکھا بلکہ عامۃ الناس کی جانکاری کیلئے اِسے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اپنی ویب سائٹ (alghulam.com) پر بھی لگادیا۔ میں اس ضمن میں اس لیے دلیر ہوں کیونکہ میں نہ صرف سچا ہوں بلکہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے غلط دعویٰ مصلح موعود کی حقیقت سے بھی آگاہ ہوں۔ جناب غلام احمد صاحب کا یہ اخلاقی فرض تھا کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے دعویٰ مصلح موعود کی تردید کیلئے خاکسار نے جو دلائل پیش کیے ہیں اگر وہ انہیں جھٹلا سکتے تھے تو ضرور جھٹلا کر دکھاتے۔ لیکن اُنہوں نے ایسا نہیں کیا اور نہ ہی وہ ایسا کر سکتے ہیں کیونکہ کذب کی تکذیب تو ہوسکتی ہے لیکن اُسے کسی طرح بھی سچا ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ ثانیاً۔ جناب غلام احمد صاحب! اگر میرے جوابی مضمون کو جھٹلا نہیں سکتے تھے تو کم از کم اُنہیں اتنی اخلاقی جرأت کا مظاہرہ ضرور کرنا چاہیے تھا کہ میری طرح اپنے مضمون ''سیدنا محمود کے دعویٰ مصلح موعود کی صداقت'' کیساتھ میرے جوابی مضمون ''پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق ایک محمود ثانی کی علمی حالت'' کو بھی اپنی ویب سائٹ (green ahmadiyyat) پر لگادیتے تاکہ لوگوں کو تقابلی مطالعہ اور جائزہ لینے میں آسانی ہوجاتی۔ لیکن اُنہوں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ وہ بھی میرے مضامین کی روشنی میں اپنے سیدنا محمود کے دعویٰ مصلح موعود کی حقیقت سے بخوبی آگاہ ہوگئے ہیں۔ یاد رکھیں سچائی کو کوئی ڈر خوف نہیں ہوتا لیکن جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔

جناب حبیب اللہ ورک صاحب۔ جناب غلام احمد صاحب نے میرے جوابی مضمون ''پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق ایک محمود ثانی کی علمی حالت'' کے متعلق مورخہ ۸؍ جولائی ۲۰۱۰ء کو ایک مختصر سا خط آپ کو لکھا ہے اور یہ خط میری طرف بھی بھیجا (forward) گیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

''اس عنوان پر میرا مضمون بفضل تعالیٰ نہایت مختصر مگر جامع تھا اور عبدالغفار جنبہ صاحب کے دلائل کا بطلان عیاں طور پر ثابت کرتا ہے۔''

جواباً عرض ہے کہ مضمون نگار کا مضمون اس طرح ''جامع'' تھا کہ اُنہوں نے مضمون تو لکھا تھا مرزا بشیر الدین محمود احمد کے دعویٰ مصلح موعود کو سچا ثابت کرنے کیلئے لیکن وہ تو حقائق کی چٹان سے ٹکرا کر خود ہی پاش پاش ہوگئے ہیں۔ جناب غلام احمد صاحب دراصل سب حقیقت سمجھ چکے ہیں لیکن مصیبت یہ ہے کہ جو عقائد لوگوں کی عادت میں داخل کر دیے جائیں اُنہیں چھوڑنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ لیکن اِنسانوں کو اتنا ضرور پرکھ لینا چاہیے کہ جو عقائد ہمارے ذہنوں میں پختہ کئے جارہے ہیں کیا یہ سچے بھی ہیں؟ واضح رہے کہ خلیفہ ثانی کا زکی غلام یعنی مصلح موعود نہ ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جسے کوئی بھی جھٹلا نہیں سکتا اور یہ حقیقت قرآن کریم اور غلام مسیح الزماں سے متعلق مبشر اِلہامات سے قطعی طور پر ثابت ہو جاتی ہے۔ جس طرح وفات مسیح کے سلسلہ میں حضرت امام مہدی ومسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ قرآنی دلائل کو آج تک نہ کوئی رَدّ کرسکا ہے اور نہ ہی آئندہ رَدّ کرسکتا ہے۔ یہی معاملہ خلیفہ ثانی کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کا ہے۔ اسے بھی کوئی سچا ثابت نہیں کرسکتا۔ آگے وہ لکھتے ہیں۔

''اُنکی تنقید اور عیب جوئی خلاف حقیقت ہے۔''

جناب حبیب اللہ ورک صاحب۔ جواباً عرض ہے کہ۔۔۔

(۱) جون، جولائی ۱۹۰۸ء میں مرزا بشیر الدین محمود احمد نے رسالہ تشحیذ لاذہان میں اپنے مضمون میں بڑی صاف گوئی اور تقویٰ کیساتھ یہ فرماکر کہ ''اِن الہامات سے یہ مراد نہ تھی کہ خود حضرت اقدسؑ سے لڑکا ہوگا بلکہ یہ مطلب تھا کہ آئندہ زمانہ میں ایک ایسا شخص تیری نسل سے پیدا ہوگا جو خدا کے نزدیک گویا تیرا ہی بیٹا ہوگا اور وہ علاوہ تیرے چار بیٹوں کے تیرا پانچواں بیٹا قرار دیا جائے گا۔ جیسے کہ حضرت عیسٰیؑ ابن داؤد کہلاتے ہیں ایسا ہی وہ آپ کا بیٹا کہلائے گا'' واضح کیا تھا کہ زکی غلام (حلیم غلام یعنی مثیلِ مبارک احمد) سے متعلق مبشر الہامات جو حضورؑ پر آپکی وفات تک نازل ہوتے رہے، اِس کا مصداق ۶، ۷؍ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد کسی آئندہ زمانے میں پیدا ہونا ہے۔ کیا یہ بیان خلاف حقیقت ہے؟

(۲) خاکسار نے مرزا بشیر الدین محمود احمد کے خلیفہ بننے کے بعد اور اُسکے دعویٰ مصلح موعود کرنے سے پہلے اُنکے جو بیانات پیش کیے ہیں۔ کیا یہ بیانات خلاف حقیقت ہیں؟

(۳) ۱۰؍ مارچ ۱۹۵۴ء کے دن نماز عصر کے بعد مسجد مبارک میں خلیفہ ثانی کی شہ رگ پر جو حملہ ہوا تھا اور اِسکے نتیجہ میں جو اُنکی شہ رگ قطع ہوگئی تھی۔ کیا یہ قطع وتین کا واقعہ خلاف حقیقت ہے؟ یہ سب واقعات خلاف حقیقت نہیں بلکہ ایسے حقائق ہیں جن سے جو بھی ٹکرائے گا خود ہی پاش پاش ہوجائے گا۔

مزید وہ لکھتے ہیں۔ ''جبکہ اُنہوں نے اپنی طرف سے رَدّ لکھ کر اپنے web پر ڈال دیا ہے، قارئین کرام میرا پورا مضمون Green Ahmadiyyat کی ویب پر بھی پڑھ لیں

گے اور ہمارے درمیان وہی بہتر فیصلہ کریں گے۔"

جواباً عرض ہے۔ کہ قارئین کرام ضرور دونوں مضامین کو پڑھ کر حقیقت سے آگاہ ہو جائیں گے بلکہ اب تک وہ ہو چکے ہونگے۔ اور جہاں تک فیصلہ کا تعلق ہے تو اس ضمن میں گذارش ہے کہ جس طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی حیات اور وفات کا فیصلہ لوگوں نے نہیں کیا تھا اور نہ ہی اُنہوں نے کرنا ہے بلکہ اِس کا فیصلہ اُس عظیم الشان فرقان نے کیا ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صافی قلب پر نازل ہوا تھا۔ اسی طرح مرزا بشیر الدین محمود احمد کے دعویٰ مصلح موعود کے سچا یا جھوٹا ہونے کا فیصلہ فرقان مجید اور غلام مسیح الزماں سے متعلقہ مبشر اِلہامات نے کرنا ہے اور اِنہوں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان موعود زکی غلام نے جماعت احمدیہ میں ابھی پیدا ہونا ہے۔ اور اس طرح جناب خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود کلیۃً جھوٹا ثابت ہو جاتا ہے۔ جناب غلام احمد صاحب یا احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کو قبول کریں یا نہ کریں اِس سے نہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو بدلا جا سکتا ہے اور نہ ہی حقیقت کو جھٹلایا جا سکتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

"آپ عبدالغفار جنبہ سے مطالبہ فرماویں کہ بجائے دوسروں کی عیب چینی اور تکذیب کے اپنے دعویٰ مجدد صدی ہونے کے بارے میں اپنے اُن چھ اوصاف کا اظہار فرماویں جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجدد، امام الزماں کیلئے ضروری قرار دیئے ہیں۔ یعنی ۱) قوت اخلاق ۲) قوت امامت ۳) بسطت فی العلم ۴) قوت عزم ۵) قوت اقبال علی اللہ ۶) کشوف اور اِلہامات جس کی تفصیل حضورؑ نے اپنی تصنیف ضرورۃ الامام۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ کے صفحات ۴۹۰۔۴۷۸ پر بیان کی ہے۔"

جواباً گذارش ہے کہ۔۔۔

(۱) جس امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام نے مجدد اور امام الزماں کیلئے یہ چھ (۶) اوصاف رقم فرمائے تھے۔ اُنہوں نے اس سے پہلے از روئے قرآن کریم حیات مسیح کے باطل عقیدہ کو بھی جھٹلایا تھا اور اس جھوٹے عقیدہ کے بخیئے اُدھیڑ دیئے تھے۔ آپؑ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے نعوذ باللہ ابن اللہ ہونے کے بت کو توڑنے اُسکی عیب چینی کرنے اور اُسکی تکذیب کرنے میں یہاں تک چلے گئے تھے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے ایک سچے رسول اور نبی (جنہوں نے بذات خود ابن اللہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا) کے متعلق لکھا ہے۔

(۱) "وہ ایک عورت کے پیٹ میں نو مہینہ تک بچہ بن کر رہا اور خون حیض کھاتا رہا اور اِنسانوں کی طرح ایک گندی راہ سے پیدا ہوا اور پکڑا گیا اور صلیب پر کھینچا گیا"۔ (روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۵ بحوالہ ست بچن)

(۲) "یہ بھی یاد رہے کہ آپکو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ جن جن پیشگوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے فرمایا ہے۔ اِن کتابوں میں ان کا نام و نشان نہیں پایا جاتا بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپکے تولّد سے پہلے پوری ہوگئیں اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چُرا کر لکھا ہے۔ اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔ لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔" (روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحات ۲۸۹ تا ۲۹۰ بحوالہ انجام آتھم مع ضمیمہ)

(۳) "ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپکو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کیلئے تیار ہو گئے تھے۔ آپکی انہی حرکات سے آپکے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور اُنکو یقین تھا کہ آپکے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔" (ایضاً صفحہ ۲۹۰)

(۴) "عیسائیوں نے بہت سے آپکے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور اُن کو حرام کار اور حرام کی اولاد یں ٹھہرایا۔ اِسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔ اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرامکار اور حرام کی اولاد بنیں۔" (ایضاً صفحہ ۲۹۰)

(۵) "آپ کا یہ کہنا کہ میرے پیروز ہر کھائیں گے اور اِن کو کچھ نہیں ہوگا۔ یہ بالکل جھوٹ نکلا۔ کیونکہ آج کل زہر کے ذریعہ سے یورپ میں بہت خودکشی ہو رہی ہے۔ ہزارہا مرتے ہیں۔ ایک پادری گو کیسا ہی موٹا ہو تین رتی اسٹرکنسیا کھانے سے دو گھنٹے تک بآسانی مر سکتا ہے۔ پھر یہ معجزہ کہاں گیا۔ ایسا ہی آپ فرماتے ہیں کہ میرے پیرو پہاڑ کو کہیں گے کہ یہاں سے اُٹھ اور وہ اُٹھ جائے گا۔ یہ کس قدر جھوٹ ہے بھلا ایک پادری صرف بات سے ایک اُلٹی جوتی سیدھا کر کے تو دکھلائے۔" (ایضاً صفحہ ۲۹۱)

(۶) "آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپکی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جنکے خون سے آپکا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کیلئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اُسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اُسکے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اُسکے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔" (انجام آتھم مع ضمیمہ۔ (ایضاً صفحہ ۲۹۱)

حضرت بانئ جماعت احمدیہؑ کو بخوبی علم تھا کہ حضرت مسیح ابن مریمؑ نے کبھی خدائی یا ابن اللہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا بلکہ یہ سب مشرکانہ عقائد بعد ازاں پولوس نے ایجاد کیے تھے۔آپؑ اچھی طرح جانتے تھے کہ حضرت مسیح ابن مریمؑ دنیا اور آخرت میں صاحب منزلت اور مقرب اِلٰہی ہیں۔آپؑ یہ بھی خوب جانتے تھے کہ حضرت مسیح ابن مریمؑ نے اپنی زندگی میں کبھی یہ نہیں کہا تھا کہ میں واقعہ صلیب کے بعد زندہ آسمان پر اُٹھا لیا جاؤں گا اور آخری زمانے میں اپنے اِسی مادّی جسم کیساتھ آسمان سے نازل ہو کر غلبہ اِسلام کیلئے راہ ہموار کروں گا۔اب سوال یہ ہے کہ عظمت قرآن، حقانیت قرآن اور حضرت مسیح ابن مریم کی بزرگی کے اعتراف کے باوجود حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے حضرت مسیح ناصریؑ کے متعلق اِتنے سخت الفاظ کیوں استعمال فرمائے تھے؟ جواباً عرض ہے کہ حضورؑ نے آپؑ کے متعلق جو سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں اُسکی وجوہات درج ذیل ہیں:۔

(۱) حضورؑ نے شرک کی بیخ کنی کرنے کیلئے عیسائیوں کے مردہ اور تصوراتی خدا یسوع مسیح کیلئے یہ سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں تا کہ ارض و سما کے سچے خدا کی عظمت اور اُسکی توحید کا بول بالا ہو اور اُس کا جلال ظاہر ہو۔

(۲) قرآنی تعلیم کے مطابق کوئی بشر اپنے مادّی جسم کیساتھ نہ تو دائمی طور پر زندہ رہ سکتا ہے اور نہ ہی وہ زندہ بجسم عنصری آسمان پر جا سکتا ہے۔لہٰذا حیات مسیح ایک باطل عقیدہ ہے۔عیسائیوں کیساتھ ساتھ مسلمانوں نے بھی اپنی لاعلمی کی وجہ سے یہ مشرکانہ عقیدہ حضرت مسیح ابن مریمؑ کی طرف منسوب کر رکھا تھا۔اِس مشرکانہ عقیدے کی بیخ کنی کرنے کیلئے حضورؑ نے اُس نام نہاد اور خیالی مسیح جو مسلمانوں کے گمان کے مطابق اپنی مادّی جسم کیساتھ آسمان پر جا بیٹھا ہے کیلئے سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔

(۳) فوت شدہ موسوی مسیح ابن مریم اور نعوذ باللہ ابن اللہ کی طرف سے توجہ ہٹانے اور مسیح ابن مریم سے متعلقہ پیشگوئی کے مطابق نزول فرمانیوالے مسیح موعود کی طرف عیسائیوں اور مسلمانوں کی توجہ مبذول کروانے کیلئے حضرت بانئ جماعت نے عیسائیوں کے نعوذ باللہ خدا اور مسلمانوں کے فرضی مسیح کیلئے یہ سخت الفاظ استعمال فرمائے تھے۔وگرنہ ''موسوی زکی غلام'' جس کی اللہ تعالیٰ کے فرشتے نے حضرت مریم صدیقہؑ کو بشارت دی تھی اُسکے متعلق حضرت بانئ جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:۔

''اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کا منکر نہیں گو خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔لیکن تاہم میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں۔کیونکہ میں رُوحانیت کی رُو سے اسلام میں خاتم الخُلفاء ہوں جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کیلئے خاتم الخُلفاء تھا۔موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا۔اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں۔سو میں اُسکی عزت کرتا ہوں جس کا ہم نام ہوں۔اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اُسکے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔نہ صرف اِسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں۔کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔''(کشتی نوح (۱۹۰۲ء)۔روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۷۔۱۸)

ایک اہم سوال۔یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ متذکرہ بالا سطور میں کیا ایک نبی اور رسول کی عیب چینی اور تکذیب درست تھی؟ جواباً عرض ہے کہ باطل عقیدے کو مٹانے اور شرک کے ایک بت کو توڑنے کیلئے نہ صرف جائز تھی بلکہ ضروری بھی تھی۔اب جس طرح از روئے فرقان مجید اور غلام مسیح الزماں کے متعلق مبشر الہامات سے یہ قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے امام مہدی و مسیح موعود پر حکیمانہ رنگ میں یہ ظاہر فرما دیا تھا کہ میں تیرے جسمانی لڑکوں میں سے کسی کو موعود زکی غلام نہیں بناؤں گا۔مرزا بشیر الدین محمود احمد کو نہ صرف اس حقیقت کا بخوبی اِدراک تھا بلکہ جون، جولائی ۱۹۰۸ء میں وہ اس کی اپنے رسالہ تشحیذ الاذہان میں باقاعدہ اشاعت بھی فرما چکے تھے۔اس علم کے باوجود خلیفہ ثانی بننے، جماعت احمدیہ پر قبضہ کرنے کے بعد اور لوگوں کے اُکسانے پر اُنہوں نے نہ صرف مثیل مبارک احمد (مصلح موعود) بننے کا جھوٹا دعویٰ کرنے کا پروگرام بنا لیا بلکہ اس کیلئے جوڑ توڑ بھی شروع کر دیئے۔خاکسار اِسکی تفصیل پہلے ہی بیان کر چکا ہے۔اگر ''حیات مسیح'' کے باطل عقیدے کو جھٹلانے کیلئے اور ابن اللہ کے مشرکانہ بت کو توڑنے اور اِسکی تکذیب کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کا سچا مہدی و مسیح موعودؑ اللہ تعالیٰ کے ایک سچے رسول اور نبی کے متعلق مندرجہ بالا الفاظ استعمال فرما سکتا ہے تو آج اُس کا سچا موعود زکی غلام اور مصلح موعود جھوٹے مدعی مصلح موعود کی تکذیب اور عیب چینی کیوں نہیں کر سکتا؟

(۲) ایک شخص حلفاً جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کرتا ہے اور پھر الٰہی وعید ["وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ۔ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ۔ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ۔ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ۔" (سورۃ الحاقہ آیات نمبر ۴۵ تا ۴۸) ترجمہ۔اور اگر یہ شخص (محمد ﷺ) ہماری طرف جھوٹا اِلہام منسوب کر دیتا، خواہ ایک ہی ہوتا۔تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے۔اور اس کی رگ جان کاٹ دیتے۔اور اس صورت میں تم میں سے کوئی نہ ہوتا جو اسے درمیان میں حائل ہو کر (خدا کی پکڑ سے) بچا سکتا۔(ترجمہ از تفسیر صغیر)] کے مطابق اُسکی قطع وتین ہو جاتی ہے۔جب جماعت احمدیہ کے دو مربی اس عاجز کے ایک عزیز کو ڈرانے اور سمجھانے کیلئے اُسکے گھر میں آتے ہیں تو وہ جواباً اِن مربیوں سے پوچھتا ہے کہ اگر خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود سچا تھا تو اُنکی قطع وتین کیوں ہوئی تھی؟ تو جواب میں شرمندہ ہونے اور ایک جھوٹے دعویٰ مصلح موعود سے توبہ کرنے کی بجائے اِن احمقوں نے بانئ اسلام خاتم النبیین اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ (دین اسلام کو قائم کرنے کیلئے جب وہ کافرانہ اور مشرکانہ طاقتوں کے خلاف اُحد کے مقام

پر برسرِ پیکار تھے) پر حملہ کر دیا کہ اُنکے سر میں بھی کوئی شئے کھب گئی تھی۔ دیکھو ان جاہل مربیوں نے ایک جھوٹے مدعی مصلح موعود کے دفاع میں کس (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کا موازنہ کس سے کر دیا؟ اِنا للہ و اِنا الیہ راجعون۔

واضح رہے کہ اِس عاجز نے کبھی مرزا بشیر الدین محمود احمد پر کوئی الزام نہیں لگایا۔ ۱۰/مارچ ۱۹۵۴ء کو خلیفہ ثانی صاحب کی قطع وتین ہوئی تھی۔ لگتا ہے خاکسار ۸ یا ۱۵/مارچ ۱۹۵۴ء کو بروز دوشنبہ علی الصبح پیدا ہوا تھا۔ خلیفہ ثانی کی وفات پر خاکسار نے اپنے چند احمدی کلاس فیلوز کیساتھ اپنے گاؤں ڈاور سے ربوہ جا کر اُنکی لاش ضرور دیکھی تھی۔ اِس وقت گیارہ (۱۱) سالہ طفل کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کون ہے اور کس کو دیکھنے جا رہا ہے؟ ایسے طفل نے مرزا بشیر الدین محمود احمد پر کیوں اور کیا الزامات لگانے تھے؟ لیکن جب کچھ لوگ جھوٹ کو سچ بنانے کیلئے اس مقام تک پہنچ جائیں تو ایسے لوگوں کو آئینہ دکھانے کیلئے اس عاجز نے ناچاہتے ہوئے اور کراہت کیساتھ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے خاص الخاص مریدوں (مخالف نہیں) اور اُسکی اولاد کے چند طبع شدہ حلفیہ بیانات افرادِ جماعت کے آگے رکھے ہیں۔ اس میں خاکسار نے کیا برائی کی ہے؟ کیا عیب چینی کی ہے؟ کیا محمود ثانی بتا سکتے ہیں؟ بقول بھلے شاہ ؎ سچ آکھیاں بھانبھڑ مچدا اے

(۳) جس عظیم اور برگزیدہ انسان نے اپنی کتاب ضرورۃ الامام میں کسی مجدد اور امام الزماں کے چھ (۶) ضروری اوصاف تحریر فرمائے تھے۔ بلا شک وشبہ یہ چھ (۶) اوصاف مصنف علیہ السلام میں بدرجہ اَتم پائے جاتے تھے۔ لیکن کیا یہ چھ اوصاف آپکے اہل وعیال (پہلی زوجہ محترمہ اور اُسکی اولاد) آپکے رشتہ داروں اور دوست احباب (محمد حسین بٹالوی وغیرہ) کو نظر آ گئے تھے؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح آمنہ کے لال خاتم النبیین اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی یہ چھ (۶) اوصاف بدرجہ اتم پائے جاتے تھے۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ چھ اوصاف منکرین اور مشرکین مکہ کو نظر آ گئے تھے؟ ہرگز نہیں۔ اگر آپکے یہ اوصاف اِنہیں نظر آ جاتے تو آپ کو یہ ظالم ہرگز جلاوطن نہ کرتے۔ اِسی طرح کنواری حضرت مریم صدیقہؑ کا موسوی زکی غلام جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے قدرت کاملہ کیساتھ پیدا کیا تھا۔ کیا یہ چھ اوصاف حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام میں نہیں پائے جاتے تھے؟ جواباً عرض ہے کہ ضرور پائے جاتے تھے لیکن بدبخت اور متکبر یہودیوں کو یہ چھ اوصاف ان میں نظر نہیں آئے تھے۔ اگر یہ اوصاف نظر آ جاتے تو وہ اس برگزیدہ اور معصوم اِنسان کو صلیب پر نہ لٹکاتے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ مصلحین میں یقیناً یہ چھ اوصاف موجود ہوتے ہیں لیکن اَندھوں کو نظر نہیں آتے۔ اب یہ چھ اوصاف جب حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام میں اُسکی قوم کو نظر نہ آئے تو پھر یہی چھ اوصاف اُسکے موعود زکی غلام میں جماعت احمدیہ یا غلام احمد صاحب کو اتنی جلدی کیسے نظر آ جائیں؟ اسی لیے اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے متعلق فرمانا پڑا۔ ’’یٰحَسۡرَۃً عَلَی الۡعِبَادِ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ۔‘‘ (سورۃ یٰسین۔ ۳۱) ہائے افسوس بندوں پر کہ جب کبھی بھی اُنکے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اِس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں (اور تمسخر کرنے لگتے ہیں)۔

جناب حبیب اللہ ورک صاحب۔ جس زکی غلام کی اللہ تعالیٰ نے حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں بشارت دی تھی۔ اس بشارت میں اللہ تعالیٰ نے اِس موعود زکی غلام کی کچھ بنیادی علمی اور مرکزی نشانیاں بھی بتائی تھیں۔ متذکرہ بالا چھ (۶) اوصاف کسی کو نظر آئیں یا نہ آئیں لیکن غلام مسیح الزماں کی یہ علمی نشانیاں ضرور اُس میں موجود ہونی چاہیں۔ اور پھر ایسی نشانیوں کیساتھ ظاہر ہونیوالے کسی زکی غلام کو بشرط تقویٰ پہچاننا کیا مشکل ہے؟ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں یہ علمی نشانیاں اِس طرح ہیں۔ ’’وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظۡھَرُ الۡاَوَّلِ وَ الۡاٰخِرِ۔ مَظۡھَرُ الۡحَقِّ وَ الۡعَلَآءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔‘‘

جناب حبیب اللہ ورک صاحب۔ جناب غلام احمد صاحب سے کہیں کہ متذکرہ بالا علمی نشانیاں اِلہامی ہیں۔ وہ چھ (۶) اوصاف کی بجائے جماعت احمدیہ میں کسی مدعی مصلح موعود میں اِن علمی نشانیوں کو ڈھونڈنے کی کوشش کریں۔ زکی غلام کی یہ اِلہامی اور علمی نشانیاں میری کتاب (غلام مسیح الزماں) کے حصہ دوم میں موجود ہیں۔ اگر وہ ڈھونڈیں گے تو اُنہیں ضرور مل جائیں گی اور اگر اُنہیں نہ ملیں تو وہ مجھے لکھیں تو میں اُنہیں دکھا دوں گا۔ یہ اِلٰہی نظریہ میری ویب سائٹ (alghulam.com) پر انگریزی میں بھی طبع شدہ موجود ہے۔ انگریزی دان طبقہ اِس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ میں دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ جناب غلام احمد صاحب اور آپ سب کو اس زکی غلام کو پہچاننے اور اُسے قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/کیل۔ جرمنی

۱۷/جولائی ۲۰۱۰ء

☆☆☆☆☆

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہِ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

سید نا محمود کے دعویٰ مصلح موعود کی صداقت

مورخہ: ۷جولائی 2010ء

عزیزم حبیب اللہ ورک سلمہ اللہ تعالیٰ،

السلام وعلیکم ورحمۃُ اللہ وبرکاۃٗ

اللہ تبارک تعالیٰ کرے آپ بخیریت ہوں آمین۔ جناب عبدالغفار جنبہ صاحب نے خاکسار کو اُس خط کی نقل بھجوائی ہے جو کہ اُنہوں نے ۲۲ جون ۲۰۱۰ء کو آپکو ارسال کیا تھا۔ اس عنوان پر میرا مضمون بفضل تعالیٰ نہایت مختصر مگر جامع تھا اور عبدالغفار جنبہ صاحب کے دلائل کا بطلان عیاں طور پر ثابت کرتا ہے۔ اُنکی تنقید اور عیب جوئی خلاف حقیقت ہے۔ جبکہ اُنہوں نے اپنی طرف سے رد لکھ کر اپنے web پر ڈال دیا ہے، قارئین کرام میرا پورا مضمون Green Ahmadiyyat کی ویب پر بھی پڑھ لیں گے اور ہمارے درمیان وہی بہتر فیصلہ کریں گے۔

آپ عبدالغفار جنبہ صاحب سے مطالبہ فرماویں کہ بجائے دوسروں کی عیب چینی اور تکذیب کے اپنے دعویٰ مجدد صدی ہونے کے بارے میں اپنے اُن چھ اوصاف کا اظہار فرماویں جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجدد، امام الزمان کیلئے ضروری قرار دیئے ہیں۔ یعنی ۱) قوت اخلاق ۲) قوت امامت ۳) بسطت فی العلم ۴) قوت عزم ۵) قوت اقبال علی اللہ ۶) کشوف اور الہامات جسکی تفصیل حضورؑ نے اپنی تصنیف ضرورۃ الامام۔روحانی خزائن جلد ۱۳ کے صفحات ۴۷۸۔۴۹۰ پر بیان کی ہے۔

والسلام

چوہدری غلام احمد